سالانہ قیمت ہے (تین روپیہ آٹھ آنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
رمینو منزل۔ وارث روڈ۔ لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم۔ اے امپرس روڈ۔ لاہور مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے۔
اور مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں +

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۰ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء | نمبر ۵۲

نوروز مبارک

رباعی

رونقِ بزمِ دل افروز مبارک ہووے
بختِ خوش طالع فیروز مبارک ہووے
ہو گیا خیر سے اب سالِ کہن ختم نصیر
عشرتِ محفلِ نوروز مبارک ہووے

نوروز

صد شکر خداوند کہ ہے بانیِ نوروز
گلبرگ بچھاتی ہے گلِ افشانیِ نوروز
کیا نقش کھچے اس سے مرقع میں جہاں کے
رُوح و بدن و جان و دل اقوال و خیالات
ہیکل میں شہہ ہر دو سرا لایا ہے تشریف
کیا سال گذشتہ میں سبق سیکھا تھا ہم نے
دریوزہ گری کا نہ ہو سودا مرے سر میں
یارب ترے بندوں کو ہو یہ سال سلامت
منت ہے گدا بادشہِ ہر دو سرا کا

ہے اس کی طرف سے کرم ارزانیِ نوروز
کیا نُور کا عالم ہے، درخشانیِ نوروز
دیکھیں کشش مُو قلم، ا نیِ نوروز
ہوں ذبح اقدس پہ یہ قربانیِ نوروز
ہے باعثِ صد فخر جہاں بانیِ نوروز
ہو مکتبِ عیسیٰ میں نظر ثانیِ نوروز
سامان بنے بے سر و سامانیِ نوروز
شب بھر ہے مصروف دعا خانیِ نوروز
خاقان ہے نوروز وہ خاقانیِ نوروز

لمعات

خُدا کے ہاتھ میں زمانہ مستقبل کی کنجیاں ہیں اور وہ اپنی رحمت و محبت سے ہماری حفاظت کرتا ہُوا یکے بعد دیگرے ہمارے لئے خود ہی دروازے کھولتا رہیگا۔ ہماری زندگی کی فتح ہمارے انتخاب اور ہمارے آئیڈیل پر منحصر ہے آؤ ہم دُعا کریں کہ وہ ہمیں برائے انتخاب اور بد (نمونہ) آئیڈیل سے بچائے کہ ہم راستبازی کی راہ پر چلتے ہوئے ٹھوکر نہ کھائیں۔

ہماری زندگی کی پیمایش دنوں اور ہفتوں اور مہینوں اور سالوں سے نہیں ہے کیونکہ ہماری زندگی گھڑی کی رفتار سے ناپی نہیں جاسکتی۔ ہماری زندگی کی پیمایش اعلیٰ خیالات و جذبات و اقوال و افعال سے ہے۔ حقیقت میں ہم میں سے وہ زیادہ زندہ رہتا ہے جو اعلیٰ جذبات رکھتا ہے۔ جو اعلیٰ خیالات رکھتا ہے جو اعلیٰ کام کرتا ہے۔

دیانت و سچائی سے سوچ کہ تیرے خیالات دنیا کے لئے برکت ہوں۔ صداقت سے بول کہ تیرے منہ کا ہر ایک لفظ اہل دنیا کے لئے ایک بڑھنے والا بیج ہو۔ سچائی اور صداقت سے زندگی بسر کر کہ تیری زندگی بڑی اور ایک شریف عقیدہ ہو گی +

خیالات کی کاشت کر اور افعال کی فصل کاٹ۔ افعال کو بیج اور عادات کی فصل کاٹ۔ عادت کو بیج اور سیرت وخصلت کی فصل کاٹ۔ سیرت وخصلت کو بو دے اور انجام کی فصل کاٹ لے۔

کیا میں نئے سال کی دُنیا کے پڑھے جانے کے لئے یسوع مسیح کا زندہ خط بن سکتا ہوں؟ کیا میں نئے سال کے لئے یسوع مسیح کی زندہ انجیل بن سکتا ہوں کہ لوگ نئے سال میں مجھے پڑھ سکیں؟۔

جب تک روز روشن ہے تب تک کام کرے۔ رات آتی ہے۔ جب کوئی کام نہیں کر سکیگا۔

ڈاکٹر جے۔ ایچ آربن صاحب از لودھیانہ۔

یوگی کا انوٹھا کرسمس مع ہدیہ تبریک
میلا شگر اپر اپارا میرا کرسمس سب تے نیارا

بربنائے اعتصام الہام

گلاتی ۴: ۱۹

اے میرے بچو جن کے سبب مجھے پھر جننے کا درد ہے جب تک کہ مسیح تم میں صورت نہ پکڑے (انتہیٰ) ہمارے موقر معاصر بخوبی جانتے ہیں کہ اہل تنصرین آج تک ایک واقعۂ سلفیہ کی توثیق وتبریک کرتے آئے ہیں۔ اگرچہ قبہ مسداقت ملو موجود ہے۔ تاہم ہمارا انیاء۔ اور انوٹھا خیال اور وہم ہے جو کہ محض خیال نہیں بلکہ ایک حقیقت صریح ہے بندی آیت ناطق ہے کہ مسیح تم میں صورت پکڑے۔ مگر ہمارے نیم ملایان ادھر توجہ ہی کاہے کو مبذول فرمانے لگے۔ دے تو ایک قدیمی واقعۂ نادرہ کا ذکر ہی کافی سمجھتے ہیں اور اصل راز سے کترانے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا کر خود کچھ کرنے سے بچ نکلتے ہیں۔ مثلاً بعض فرماتے ہیں کہ یہ تو محض خود خصلت کی بات ہے۔ مگر کلام حق ناطق ہے کہ وہ نادر واقعہ تم میں صورت پکڑے۔ مومن کا بدن روح اقدس کی ہیکل ہے اور یہی بدن بیت اللحم ہے۔ یعنی لحمی گھر ایماندار کا بدن ہے۔ اس کے معنے خواہ گوشت خواہ روٹی کے لئے جاویں مراد واحد ہی ہے کہ ستگر ہری مہاراج راسی کی جے جے کار یل ر نہار ہو۔) ہر مومن میں صورت پذیر ہوتا ہے اور اللہ والوں کا یہی کرسمس اقدس ہے۔ جس سے کہ اہل دنیا گھبرائینگے۔

صاحبان! حیرت یہ ہے کہ ہمارا سایہ جس کو کہ چھایہ پرش کہا جاتا ہے۔ ہمارے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ مگر مبارک عمانوئیل کو (باوجود معیت معتقدہ کے) ہم محض حرفی تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ کلام خدا ہماری یوں پشتی فرماتا ہے۔ دیکھئے گنتی ۱۴: ۹ ان کا سایہ بھی ان سے جا چکا ہے مگر ہمارا خداوند ہمارے ساتھ ہے۔ ناظرین کرام چشم دوز ہوں کہ ایماندار کی یہی برکت مخصوصہ ہے جو کہ مبارک عمانوئیل اپنی مبارک معیت سے مرحمت فرماتا ہے۔ مگر کب؟ کیا قبر میں یا کہ بعد از قبر؟ اخوان الصالحین اسی جسم میں یہ مبارک دیدار آشکار ہوجاتا ہے اور اجمار غائب۔ سچ تو یہ ہے کہ بائبل اقدس جب برہمنوں سے حلیۂ ترجمہ تزیین سے ملبس ہوگی تب وہ وہ انکشاف چشم فلک کو بھی خیرہ کر ڈالینگے جن کا کہ آج ہم میں ذکر تک نہیں۔ از راہ کرم کسی برہمن سے گنتی ۱۴: ۹ پر رائے لے کر دیکھیں تاکہ تیقن وتوثیق سے موثق ہوسکے کیونکہ موجودہ تفاسیر بائبل جرمنی کی نفرت انگیز اتواپ سے کم نہیں ہیں۔ اس کے تنہائی ویکسوئی درکار ہوتی ہے۔ از راہ کرم مبارک ہری مہاراج کا دھیان ایک ہفتہ تک کر کے دیکھیں تاکہ مبارک منظر نظر آجائے اور نیم ملاؤں کی طرح محض لکیر ہی پیٹتے رہیں۔ والسلام

خاتمہ۔ عزیز برادران من! میں نے ایک حقیقت اعظم بطور ارمغان پیش کردی ہے۔ جو کہ پاک کلام سے منصوص ہے پس اعتصام الہام کے باوجود بھی اگر اہل غرض لال پیلے ہو کر کچھ سنادیویں تو کچھ بات نہیں۔ بقول شخصیکہ گفتہ قولہ

خداوند کے پیچھے لگنے سے اگر دنیا سبھ ہی ہتھاں
ہن دے۔ تے کھمن کھانڈیاں دند گھس دے ہیں
تاں گھسن دے۔ اللہ بس باقی ہوس۔ والسلام۔

رقیمۂ نیاز میں ہوں آپ کا شبھ چنتک مرزا
توکل بیگ۔ المعروف پادری ملک روشن خاں
استاد یوگیاں۔ انجیل مبارز مجیٹھہ (امرتسر)

مساتیر

گذشتہ قسط میں مساتیر معروف کا بیان ختم ہوگیا۔ اب دیگر مساتیر متعلقہ عہد عتیق کا بیان نذر ناظرین کیا جاتا ہے مساتیر مذکور حسب ذیل ہیں:-

ا۔ تواریخ

تاریخ یعلیٰ خرقانوس۔

ب۔ اساطیر

۱۔ کتاب یوبل
۲۔ تواریخ ریسیا یا ملفوظات باقیہ بادوخ۔
۳۔ شہادت یسعیاہ
۴۔ کتاب الصائف قدیمہ
۵۔ تحریرات وربانۂ آدم وحوا
۶۔ بیانیت وزمریث
۷۔ یوسف واشناث

ج۔ کشفیات

۱۔ کتاب النوح
۲۔ پہلا صحیفۂ حنوک
۳۔ دوسرا صحیفۂ حنوک
۴۔ وثائق دوازدہ بطاریق
۵۔ مزامیر سلیمان
۶۔ صعود موسیٰ
۷۔ مکاشفۂ باروخ
۸۔ مکاشفۂ باروخ بزبان یونانی
۹۔ مکاشفۂ صفنیاہ
۱۰۔ مکاشفۂ ابراہیم۔
۱۱۔ دعائے یوسف۔

نورافشان

مطبوعہ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء

لاہوری مسیحیوں کی کرسمس عبادت

بروز اتوار شام کے ۲½ بجے فورمن کرسچن کالج ہال میں مسیحیوں کی متحدہ عبادت شروع ہوئی۔ حاضرین میں سالویشن آرمی کے ۔سی۔ ایم۔ ایس کے۔ ایم۔ ای مشن کے اور پریسبٹیرین کلیسیا کے مسیحی حاضر تھے جماعت کو دیکھ کر خیال آتا تھا کہ لاہوری مسیحیوں کی عبادت متحدہ سے دلچسپی کم ہوگئی ہے۔ کیونکہ ابتدائی عبادتوں کی نسبت حاضرین کم تھے۔ تو بھی جماعت کافی تھی۔

معمول عبادت ہارمونیم اور طبلہ اور ہندوستانی گیتوں کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس میں شبہ نہیں کہ عبادت میں انگریزی راگنیوں کے گیت گانے کی نسبت ہندوستانیوں کو ہندوستانی راگنیوں کے بھجن اور زبور اور گیت زیادہ اپیل کرتے ہیں۔ جب گیت گائے جاتے تھے تو طبیعت کا یہی تقاضا تھا کہ اور گایا جائے۔ پر عبادت کے پروگرام میں صرف گیت گانا ہی نہ تھے۔ بلکہ اور کچھ بھی تھا۔

عبادت کے ایک حصّہ کے خاتمہ کے بعد لارڈ بشپ لاہور نے نہایت مختصر پر نہایت عمدہ پیغام متحدہ عبادت کی بابت دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مجھے متحدہ عبادت میں شریک ہوکر کمال خوشی ہوئی۔ یہ عبادت ہمارے خداوند کی دعا کا جواب ہو جو اُس نے ان الفاظ کی تھی کہ اے باپ میں چاہتا ہوں کہ جیسے ہم ایک ہیں وے بھی ایک ہوں ۳۰ برس سے میں خداوند کا خادم ہوں۔ میری زندگی اور تجربہ میں یہ پہلا موقع ہے کہ میں مسیحیوں کو ایک ہوتا ہوا دیکھتا ہوں۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ کرسمس کے روز تمام مسیحی ایک ہوجایا کرتے ہیں۔

ایک بزرگ کا قول ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ کرسمس کے روز دو تین گھنٹے کے لئے خدا کی بادشاہت زمین پر سچ مچ قائم ہوجایا کرتی ہے۔ لوگ عبادتوں میں جاتے ہیں اور غریب غربا کو کچھ دیتے ہیں۔ آپس کے جھگڑوں کو بھول جاتے ہیں۔ ایک دوسرے سے فراخدلی اور خندہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ غرضیکہ کرسمس کے دن دو تین گھنٹے کے لئے زمین پر سچ مچ خدا کی بادشاہت کا نزول و قیام ہوجاتا ہے۔

یہ درحقیقت برادری کے ایک ہونے کا وقت ہو میں چاہتا ہوں کہ ہم یسوع مسیح میں ایک ہوں۔ اگرچہ ہماری باہمی اتحاد کا اب تک کوئی انتظام نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ ہم سبھوں کی زندگی مسیح کی ہو جائے۔ یہی کرسمس کا عظیم الشان پیغام ہے کہ لوگ تسلی اور اطمینان حاصل کریں۔ خداوند کی عظمت اس میں ہے کہ اُس نے انسانی جامہ پہنکر حق اور صداقت کی فتح حاصل کی ہے ہم سب اس میں ایک ہیں مسیحی برادری کے بندھن کو مضبوط کرنا چاہیئے۔

لارڈ بشپ صاحب کے بعد ڈاکٹر ایچ۔ سی۔ ویلیئی صاحب نے عید ولادت یا کرسمس کو مناسب طور سے ماننے پر نہایت پرزور تقریر فرمائی جس کا لب لباب مندرجہ ذیل ہے

آپ نے فرمایا کہ ہمیں کرسمس مناسب طور سے ماننا چاہیئے۔ بعض لوگ کرسمس کو ایک کھانے پینے کا دن خیال کرتے ہیں۔ نئے نئے کپڑے پہننے کا دن سمجھتے ہیں۔ اچھے اچھے کھانے کھاتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں پر اُن کی تمام خوشی اور شادمانی خداوند یسوع مسیح سے خالی ہوتی ہے۔ ان کی خوشیوں میں خداوند یسوع مسیح کے سوا سب کچھ ہوتا ہے۔

ہم میں رواج ہے کہ ہم اپنے بچوں کے جنم دن کی خوشی کیا کرتے ہیں اور اس بچے کو خوش ہونے کا زیادہ موقع دیتے ہیں۔ جس کا جنم دن ہوتا ہے۔ لیکن آپ نے ایسا کبھی نہ دیکھا ہوگا کہ جس بچے کے جنم دن کی خوشی منائی جاتی ہے وہ بچہ ہی اپنے جنم دن کی خوشی سے محروم رہے۔ اُسے خوشی میں شامل ہی نہ کیا جائے اور اس بچے کے نام سے دوسرے لوگ کھاتے پیتے اور مزے اُڑاتے رہیں۔ ایسے ہی وہ لوگ ہیں جو خداوند یسوع مسیح کے جنم دن کی خوشیاں بغیر یسوع مسیح کے منائینگے۔ وہ ایک دن کی خوشیوں میں ضرور شامل ہوجائینگے۔ پر اُن کی تمام خوشیاں خداوند یسوع مسیح کے بغیر ہیچ و بطلان ہونگی۔

کرسمس کو مناسب طور سے ماننے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جو ہماری تمام خوشی کی اصل ہے ہماری زندگیوں میں جاگزیں ہو۔ ہمارے گھروں میں پایا جائے۔ ہماری خوشی کا ساجھی اور حصہ دار ہو۔ وہ ہمارے دلوں میں جگہ پائے وہ ہماری زندگیوں کا مالک و مختار ہو۔ وہ ہمارا آقا اور بادشاہ ہووے۔ اُس نے زمین پر اسی لئے جنم لیا۔ اسی غرض کی تکمیل میں تمام مصائب جھیلے کہ وہ ہر ایک گناہگار کا گناہ لے اور تمام گناہگاروں کا بشرط ایمان خدا سے میل کرا دیوے

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ یسوع مسیح انسانی خوشیوں کو فنا کرنے والا ہے۔ تمام شادمانیوں کو ملیامیٹ کرنے والا ہے۔ اس لئے وہ اسے اپنی زندگی میں جگہ نہیں دیتے وہ بغیر یسوع مسیح زندگی کی خوشیاں کرتے پھرتے ہیں پر میں کہتا ہوں کہ یسوع مسیح ہرگز ایسا نہیں ہے وہ

انسانی خوشی کو ضائع کرنے نہیں آیا۔ بلکہ بڑھانے آیا ہے تم اسے اپنی زندگی میں جگہ دے کر دیکھو۔

ہم بیت لحم کے لوگوں کی غلطی سے بچیں۔ وہ سب خداوند کی آمد کے منتظر تھے۔ لیکن جس رات خداوند نے اُن کے شہر میں جنم لیا تو وہ بالکل غافل اور لاپرواہ اور بے خبر پائے گئے۔ اُنہوں نے اُس کی آمد کے لئے کچھ تیاری نہ کی بلکہ اُس کی پیدایش کے وقت اسے چرنی میں جگہ ملی۔ کیا آج ہمارے درمیان ایسے لوگ نہیں پائے جاتے جو بیت لحمیوں کی مانند ہیں۔ وہ اگرچہ مسیحی ہیں اور مسیح کی آمد کی خوشی کا انتظار کرتے رہے ہیں۔ تو بھی اُنہوں نے اپنی زندگی میں اپنی نجات کی چٹان کو جگہ نہیں دی۔ کیا آج کا دن ایسے بھائیوں کے واسطے خداوند کو اپنی زندگیوں میں جگہ دینے کے لئے نہیں ہے؟ کاشکہ ان کی آج خوشی یہ ہو کہ وہ خداوند کو اپنے دلوں میں جگہ دینگے۔ آمین

اس کے بعد مسٹر کے ایل رلیا رام صاحب ایم اے ایل ایل بی نے مختصر تقریر کی۔ جس میں آپ نے مسیحی اتحاد پر زور دیا۔ آپ کی تقریر بھی موثر تھی۔ آخر کو پادری دینا ناتھ صاحب نے دعا کی اور لارڈ بشپ لاہور نے برکت کے کلمات کے ساتھ عبادت کو ختم کیا۔

شذرات

اسی نمبر میں ہم نے "توریت و انجیل و قرآن کے ترجمے" کے عنوان سے ایک نوٹ درج اخبار کیا ہے۔ جس پر ہمعصر پیغام صلح نے یہ حاشیہ چڑھایا ہے کہ "ناواقف عیسائیوں کا یہ خیال غلط ہے کہ حضور سرور عہد قدیم و جدید کے ترجمے سنکر ترتیب قرآن کرتے تھے"

ہمیں اس بات کا کوئی شکوہ نہیں کہ آپ نے اپنے الفاظ مذکورہ میں کیوں ایک مسلہ اور روشن حقیقت کا انکار کیا ہے۔ کیونکہ یہ کام آپ شروع ہی سے کرتے آرہے ہیں۔ اسی کا نام آپ نے اسلام رکھا ہے۔ پر مدیر پیغام صلح کو قرآن عربی اور حدیث و تفسیر کی ضرور رعایت کرنی تھی۔ کیونکہ قرآن شریف و حدیث شریف و تفسیر شریف ضرور اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ حضرت محمد نے قرآن کی مسیحیوں سے سیکھا ہے مسیحیوں کی بائبل سن سنکر لکھا ہے۔ ناواقف عیسائیوں کا قول مذکور غلط ہوسکتا پر واقفکار قرآن و حدیث اور تفسیر کا خیال غلط نہیں ہوسکتا ہمیں یقین ہے کہ آپ اس حقیقت کا بھی انکار کرینگے۔

روس کی مسلمان خواتین کی دلیری قابل داد ہے جنہوں نے کثرت ازدواجی کے مکروہ رواج کو وہ ضرب لگائی جو اسلامی دنیا کے خواب و خیال میں نہ تھی۔ روس کی مسلمان عورتوں نے جو کچھ کیا ہے وہ اسلام کے اندر ہو کر نہیں کیا۔ بلکہ اُن میں یہ ہمت مسیحیت سے حاصل ہوئی ہوگی۔ اس پر بعض مسلم اخبار خصوصاً پیغام صلح نے سخت واویلا کیا ہے۔ اور کثرت ازدواجی کی خوبیوں کے راگ گائے ہیں۔ مگر عبث وہاں آپ کی سنتا ہی کون ہے۔

پھر پیغام صلح نے ایک مسلم پر جو ہندو مندر کا پجاری ہو کر بتوں کا چڑھاوا کھاتا ہے۔ اپنی ناراضگی کا ذکر اظہار کیا ہے۔ جس کے متعلق ہم اصل نوٹ کسی دوسری جگہ درج کر چکے ہیں۔ لطف کی یہ بات ہے کہ ہندوؤں نے مسلم پوجاری کو مندر سے جدا کرنے کی کوشش کی۔ پر گورنمنٹ نے مسلم پوجاری کا مندر پر قبضہ جائز قرار دیا ہے۔ ہمعصر پیغام صلح نے اس مسلم پوجاری پر تو دا جبا اپنی ناراضگی ظاہر فرمائی ہے۔ پر جو لوگ خدا کے دہنے ہاتھ کو جسے سنگ اسود کہتے ہیں۔ چومتے ہیں اور جو لوگ ساتھ ہی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس کے چومنے سے تمام گناہ اس پتھر میں جذب ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ آپ کے نزدیک کیوں مسلم سمجھے جاتے ہیں؟ کیا ہمارا ہمعصر اس کا کوئی معقول سبب بتلا سکتا ہے؟

ہمعصر الفضل نے "مسلمانوں میں یہودیوں سے زیادہ پراگندگی" کے عنوان کے نیچے وہ نوٹ لکھا ہے جو ہم اس نمبر میں کسی جگہ درج کر چکے ہیں۔ الفضل اخبار وکیل کے فیصلہ پر صاد کرتا ہے اور مانتا ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے۔ پر ہم کہتے ہیں کہ نام نہاد مسلمانوں میں یہود سے زیادہ پراگندگی کب نہ تھی؟ حضرت محمد کی وفات کی دیری تھی ان میں پراگندگی آگھی۔ حضرت کی تمام کمائی وفات کے ہی دن سے پراگندہ ہو گئی۔ اور آج کا دن ہے اس پراگندگی کو اسلام و مسلمانی سمجھا گیا ہے۔ آپ مرزا صاحب کو جو خود پراگندگی میں اضافہ کر گئے ہیں اتحاد کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ اچھا علاج ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ہمارے ہندی مسلم خلافت پر مال و جان قربان کر رہے تھے۔ عدم تعاونی ہندو اصحاب مسلمانوں کو کہہ رہے تھے کہ عدم تعاون ہی خلافت کی بقا و حیات کا اصول ہے۔ مگر خدا کی قدرت کے رنگ دیکھو کہ آج کے دن نہ عدم تعاونی خلافت کو یاد کرتے نہ مسلم اخبار۔ اس کی بابت اپنی غیرت و خوش اعتقادی دکھاتے ہیں۔ برخلاف اس کے بعض مسلم اخبار سابق خلیفۃ المسلمین کو سگ کا خطاب دینے لگے ہیں

مثلاً الفضل بحوالہ زمیندار لکھتا ہے کہ زمیندار کو یاد نہیں کہ ایک خلیفۃ المسلمین اگر اہل تثلیث کے ہاں پناہ لینے پر سگ بنجاتے ہیں تو آپ اپنے رسول اللہ کی بابت کیا فیصلہ فرمائینگے۔ جنہوں نے خود مہاجرین کو اہل تثلیث کے ہاں پناہ لینے کو بھیجا تھا اور خود بھی یہودیوں میں پناہ لی تھی! ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین نے مسیحیوں میں پناہ لیکر سنت نبوی پر عمل کیا ہے۔ اگر زمیندار آج مصیبت کے وقت خلیفۃ المسلمین کو سگ قرار دے تو یہ اس کی نئی مسلمانی ہو۔ جسے کوئی خدا ترس پسند نہیں کر سکتا ہے۔

نورافشاں اور اس کے دوست

خدا کی حمد ہو کہ جس نے نورافشاں کے نور سے ایک اور سال اپنے پاک نام کو بزرگی دی۔ اس کے اوراق اس کے جمال و جلال کا اظہار رہے۔ اُس کے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح اور اُس کی انجیل کی صداقت کا اشتہار ہوتا رہا۔ مسیحیت کی بابت لوگوں کی غلط فہمیوں کی اصلاح ہوتی رہی۔ ہمارے دُکھوں اور بیماریوں میں۔ ہماری کمزوریوں اور لاچاریوں میں نورافشاں نورافشانی کرتا رہا۔ جس کے لئے ہم تہ دل سے خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مزید براں نورافشاں ہمارے مسیحی شعرا کی اور اُن کے کلام معجز نظام کی متواتر قدر و منزلت کرتا آیا اُن کے پاک جذبات کی اشاعت میں معروف رہا اس کے اوراق میں جناب مولوی نصیر الدین نصیر صاحب۔ مولوی حشمت اللہ حشمت صاحب۔ مسٹر کیدار ناتھ منت صاحب۔ پادری گارڈنر صبر صاحب اور دیگر مسیحی شعرا جن کا کلام ۱۹۲۲ء کے نورافشاں میں شائع ہو چکا ہے ہمیشہ حمد الٰہی کے نغموں اور ترانوں میں معروف رہینگے اور اُن کے ساتھ وہ اصحاب بھی خدا کی تعریف میں گاتے رہینگے جو نورافشاں کو پڑھتے رہے ہیں۔

نورافشاں صرف مسیحی شعرا کا ہی خادم نہیں رہا بلکہ وہ اپنے نامہ نگاروں اور مضمون نگاروں کے مضامین لے کر اپنی روشنی میں ظاہر و تاباں کرتا رہا ہے۔ نثر نویس مسیحی خطیبوں کے خطبوں کو اور ادیبوں کے پُر پند و نصیحت درسوں کو ہر ہفتے سینکڑوں کی نظر تلے سے گذارتا رہا ہے۔ ان کی تحریرات کو زندگی کا لباس پہناتا رہا ہے۔ اس اعتبار سے نورافشاں اپنے دوستوں کا وفادار دوست ثابت ہو چکا ہے اور وہ بفضل خدا آگے کو بھی اپنی وفاداری کا ثبوت دینے کو تیار ہے

نورافشاں اپنے اُن دوستوں کو بھول نہیں سکتا جنہوں نے اپنے مضامین برائے اشاعت لکھ کر بھیجے۔ مگر کسی نہ کسی وجہ سے وہ درج اخبار ہونے کے قابل نہ سمجھے گئے۔ نورافشاں ان سب اصحاب کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اُنہوں نے اپنی طرف سے نورافشاں کی امداد میں کسر نہیں رکھی۔ صرف نورافشاں ہی اُن کی محنت سے فائدہ نہ اُٹھا سکا۔ اس لئے نورافشاں ان اصحاب سے معافی کا طالب ہے

اس کے سوا نورافشاں اپنے مسیحی شعرا کا خریداروں کا مضامین نگاروں اور نامہ نگاروں کا اور اُن کا جنہوں نے نورافشاں کے پیغامات کو قبول کیا شکر گذار ہے اور اس نئے سال میں امیدوار ہے کہ نہ صرف سال ۱۹۲۲ء کے دوست ہی اس کے معاون و مددگار ہوں بلکہ ان کے سوا سینکڑوں نئے دوست کھڑے ہو جائیں اور اس جنگ مقدس میں حصہ لیں جو نورافشاں کے روبرو ہے نورافشاں کی جنگ کے معنے مسیحی مذہب کی سچائی اور صداقت کی تبلیغ و تفسیر کے ہیں۔ مخالفین کے اُن باطل الزاموں کی تصیح کے ہیں جو مسیحیت پر لگاتے چلے آتے ہیں۔ اس وجہ سے نورافشاں کی خدمت اہم تر ہے۔ وہ صداقت کی حمایت میں غیر مسیحی دنیا کے مقابل ہے۔ اس کے دوست و حمایتی جس قدر ہوں کم ہیں۔

آخر میں نورافشاں اپنے اُن دوستوں سے بھی اظہار ہمدردی کرتا ہے جن کے عزیز دار فنا سے دار بقا کو تشریف لے گئے ہیں۔ اگرچہ مسیحی کو اپنے عزیزو اقارب کی جدائی کی طرف سے بالکل تسلی رہتی ہے پر جسمانی رشتے پس ماندگان کو آٹھ آٹھ آنسو رلایا ہی کرتے ہیں۔ نورافشاں کے اس نمبر میں مولوی نصیر الدین صاحب کے تین عزیزوں کی وفات کی خبر ناظرین کی نظر سے گذریگی۔ کیسے دردناک صدمے ہیں لیکن ان حالات و اسباب کے درمیان مولوی نصیر صاحب کے دل اور جگر کا خیال فرمائیے۔ کہ خدا کی حمد و ستایش سے نہیں رکے نہ نورافشاں کی قلمی امداد کو بھولے۔ دوسری طرف مسٹر ولیم نظر باز کے صدمہ کو بھی دیکھئے۔ کیسا بھاری صدمہ ہے! پر خدا کا شکر ہے کہ اُس نے مسیح میں عزیزوں کی جدائی کی چوٹیں بھی قابل برداشت بنا دی ہیں۔ خدا کے لوگ اپنے دو دو اور تین تین عزیز خدا کو دے کر "خدا نے دیا۔ خدا نے لیا۔ خدا کا نام مبارک ہو" کے گیت تسلی و اطمینان سے گاتے رہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اپنے مغموم فرزندوں کو اور بھی تسلی اور اطمینان کا انعام بخشے۔ آمین

مسلمانوں میں یہود سے زیادہ پراگندگی

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشینگوئی ہے کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں کی حالت اس درجہ گر جائیگی کہ وہ مغضوب و مقہور یہود کے بالکل مشابہ ہو جائینگے موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی حالت نہ صرف یہود کی سی ہو چکی ہے بلکہ اُن سے بھی بدتر نظر آ رہی ہے اور اس کا اعتراف خود مسلمان کر رہے ہیں چنانچہ معاصر وکیل (۲ نومبر) "مسلمانوں کی پراگندگی" کا نوحہ کرتا ہوا لکھتا ہے "مسلمان ایک ہی تسبیح کے دانے ہیں۔ مگر پراگندہ ہیں یہی پراگندگی ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے لیکن آخر اسرائیل بھی ساری دنیا میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ان کی کوئی خاص بستی نہیں۔ کوئی حکومت نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان کی ہر جگہ عزت کی جاتی ہے۔ ان کے لئے نئے نئے وطن تلاش کئے جاتے ہیں۔ ان کی خاطر داری ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ اس کا راز اُن کی قوت اتحاد میں مضمر ہے۔ وہ پراگندہ منتشر ہونے

اور ہر جگہ ستائے جانے کے باوجود تمام سلطنتوں اور حکومتوں میں ایک حد تک آزاد ہیں اور ان کی مالی حالت بہت اچھی ہے جس کی بدولت وہ مالی پہلو سے کسی کے غلام نہیں ہیں مسلمانوں کی حالت اس سے مختلف ہے۔ فرانس انگلستان اٹلی حتیٰ کہ رومانیہ یوگوسلافیہ اور بلغاریہ جیسی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بھی ان کی کوئی عزت نہیں ہے۔ اسرائیلی تعداد میں کم ہیں۔ حکومت کی نعمت سے محروم ہیں۔ باہم ان میں اتحاد و اتفاق بدرجہ اتم موجود ہے۔ اور وہ اس درجہ متحد ہیں کہ دنیا میں اگر کہیں ان میں سے چند ایک کو تکلیف پہنچتی ہے تو ساری قوم اُس کو محسوس کرتی ہے۔ یہ وصف اسلامی ہے جسے بدقسمتی سے مسلمان ترک کر چکے ہیں۔

اس سے بڑھ کر مسلمانوں کی پراگندگی اور اُن کی حالت کے زار و زبوں ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ قوم جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ موجود ہے۔ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ (۲-۵۸) کہ اُن پر ذلت اور مسکنت کی مار پڑ گئی اور وہ خدا کے غضب کے مورد ہو گئے۔ نیز جن کی نسبت آتا ہے۔ والقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ (۵-۶۹) ان کے درمیان ایک دوسرے سے بغض و عداوت قیامت تک ڈال دیا گیا۔ ان کے مقابلہ میں مسلمان اپنے آپ کو زیادہ مسکین و نادار اور پراگندہ قرار دے رہے ہیں۔

سابق "خلیفۃ المسلمین" کو "سگ" کا خطاب

کل تک جسے مسلمانان ہند اپنا روحانی پیشوا اور "خلیفۃ المسلمین" مانتے تھے آج اُس کی جو عزت و توقیر کی جا رہی ہے وہ "زمیندار" (۳۰ نومبر) کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ مصطفیٰ صابری سابق شیخ الاسلام قسطنطنیہ اور رضا توفیق سابق صدر اعظم ٹرکی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

آپ دونوں حضرات کے لئے تو بہترین جائے پناہ لندن ہی ہو سکتی ہے۔ اپنے خلیفہ صاحب کو بھی ساتھ لیجایئے۔ اور وہاں کسی ہوٹل میں بیٹھے ہوئے مصطفیٰ کمال پاشا کو کوسا کیجئے۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ "آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا"۔ ہمارے خیال میں یہ قدم بہت موزوں کا ہوگا۔ جہاں توحید سے دنیائے تثلیث میں ہجرت کرنے کے لئے کوئی مناسبت بھی تو ہونی چاہئے۔ . . . . . .

. . . . آہ

زمانے کے بھی کیا رنگ ہیں۔ چند ہی دن قبل جسے ظل اللہ کہا جاتا تھا اسی کو اب وہی لوگ "سگ" قرار دے رہے ہیں۔

غنیمت جنگ کی پہلی تفصیل

یونانیوں سے تازہ فتوحات کے سلسلہ میں جو مال غنیمت ترکان احرار کے ہاتھ آیا ہے۔ اُس کی پہلی فہرست حسب ذیل شایع ہوئی ہے۔

توپیں	۳۵۸
سواری کے جانور	۸۶۵۰
کارتوسوں کی پیٹی	۲۵۶۰۰۰
توپوں کے گولوں کے صندوق	۴۰۰۰۰
بندوقیں	۱۱۶۰۰۰
مشین گنیں	۱۶۰۰
آٹومیٹک بندوقیں	۱۲۰۰
سواری کی موٹریں	۳۶
باربرداری کی موٹریں	۱۸۰۰
فوجی وردیاں	۱۲۰۰۰
فوجی بوٹ	۸۶۰۰۰
خیمہ	۵۴۰۰۰
باربرداری کی گاڑیاں	۲۳۰۰۰
گھوڑے، خچر اور اونٹ گاڑیوں کے لئے	۴۲۰۰۰

یونانی قیدی

جنرل ۴۔ کرنیل ۲۳۔ میجر و لفٹنٹ وغیرہ ۲۵۶۔ افسران فوج ۱۸۹۰ سپاہی ۳۲۰۰۔

دوسری فہرست بعد کو شائع ہو گی صرف اسی فہرست کا سامان اس قدر ہے جس سے ۱۵۰۰۰۰ سپاہی مہیا بند ہو کر میدان جنگ میں اُتر سکتے ہیں (پیغام صلح)

توریت وانجیل و قرآن کے ترجمے

توریت وانجیل کا عبرانی زبان سے زبان رومی میں پہلے جس نے ترجمہ کیا وہ بطلیموس ثانی تھا۔ علماء بنی اسرائیل کے ستر عالموں نے اس ترجمہ میں مدد دی اس وجہ سے اس کو ترجمہ "سبعینیہ" کہتے ہیں۔ اس بطلیموس ثانی کا لقب "فیلا ولفس" تھا جو بطور مضحکہ اس کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنی بہن سے ناجائز تعلق کیا تھا۔

اور عربی ترجموں کے متعلق مقدمہ ترجمہ قرآن صفحہ ۱۰ میں راڈول صاحب لکھتے ہیں "محمدؐ کے زمانہ کے پیشتر عہد عتیق و جدید کے عربی ترجموں کے وجود کا کچھ نشان نہیں ہے"۔

ایک عربی ترجمہ عہد عتیق کا جس کا کچھ حال معلوم ہے وہ ہے جسے "ربی سعد ابن جنوں" نے نویں صدی عیسوی میں کیا تھا اور عہد جدید کا عربی ترجمہ "بشپ والٹن اور میکائیلس" وغیرہ محققوں کی رائے میں ساتویں اور گیارھویں صدی کے ہیں"۔ ناواقف عیسائیوں کا یہ اعتراض غلط ہے کہ حضور سرور عہد قدیم و جدید کے ترجمے سن کر ترتیب قرآن کرتے تھے

عہد عتیق و جدید کا پہلا ترجمہ جو آہنی حرفوں سے

چھاپ کر دنیا میں شائع ہوا وہ لاطینی ترجمہ ہے ۱۴۵۵ء میں شائع ہوا اور ۱۶۶۳ء میں ممالک متحدہ امریکہ میں اُردو زبان کا ترجمہ چھپا ہے۔

اور انگریزی زبان میں پہلا ترجمہ نیویارک ممالک متحدہ امریکہ میں ۱۸۷۶ء میں چھپا ہے اور اب تک پانچ سو زبانوں میں مختلف سنوں میں اس کی کثرت سے اشاعت ہوئی ہے کہ تمام سکان عالم میں اسّی فیصدی پڑھ سکتے ہیں۔

قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ لاطینی زبان میں ۱۱۴۳ء میں روبرٹ نے کیا اور ۱۵۴۳ء میں شہر "بیل" میں شائع ہوا یہی نسخہ اٹلی جرمنی اور آسٹریا میں نقل کیا گیا۔ پھر مرا گشی نے اصل قرآن کو معہ ترجمہ لاطینی جمع کیا۔

۱۶۱۶ء میں شویغر نے مقام نورنبرج میں جرمنی زبان میں ترجمہ کیا۔

۱۶۴۷ء پیرس میں سب سے پہلے فرانسیسی زبان کا ترجمہ "میسودی ریر" نے کیا اور سب ترجموں میں مشہور فرانسی ترجمہ "کاسیمرسکی" ہے

۱۷۷۶ء میں سب سے پہلا روسی زبان کا ترجمہ "پطرس برگ" میں شائع ہوا۔

۱۶۴۹ء میں سب سے پہلا انگریزی ترجمہ قرآن کا "اسکندر روس" نے کیا۔ یہ ترجمہ فرانسی ترجمہ "دی رئیر" سیل صاحب کا ترجمہ ۱۷۳۴ء میں چھپا۔ تھرقیس راڈویل کا ترجمہ تاریخی ترتیب سے شائع ہوا۔ دوبارہ راڈویل کا ترجمہ ۱۸۶۷ء میں چھپا۔ ۱۸۸۰ء "پامر صاحب" کا انگریزی قرآن کیمبرج میں شائع ہوا۔

روس کی مسلمان خواتین

اسلام نے جنس لطیف کی ترقی اور فارغ البالی کے لئے جو کچھ کوشش کی ہے اُسے پستی و درماندگی سے اُٹھا کر جس مقام بلند پر پہنچانا چاہا ہے وہ اسی کا حصہ ہے۔ قرآن کریم کی اکثر آیات اور سینکڑوں احادیث اس حقیقت نفس الامری پر شاہد ہیں کہ اسلام نے عورت کی ترقی درجات کے لئے بہت ہی زبردست کوشش کی ہے۔ اسے پستی و درماندگی سے اُٹھا کر وہ عزت دی جو زمانہ حال کی تہذیب میں اب تک عورت اپنی کسی جائداد اور تمام تنک کی بھی مالک نہیں۔ اب تک اسکو وہ حقوق معاشرت حاصل نہیں جو مرد کو دیئے گئے ہیں۔ لیکن اسلام نے آج سے تیرہ سو برس پیشتر ولھن مثل الذی علیھن کہہ کر اور عورت کے لئے خاص قوانین نافذ کرکے جو اُسے سوسائٹی میں مرد کے برابر بٹھانے والے ہیں جنس کی ایک خاص عزت وعظمت کو دنیا میں قائم کرنا چاہیے۔

۲

افسوس ہے کہ تہذیب جدید کے دلفریب نظاروں نے اکثر لوگوں کی نظروں کو اس قدر خیرہ کر دیا ہے کہ انہیں بھلے اور بُرے نیک اور بد کی تمیز ہی نہیں رہی چند ایک بظاہر دل خوش کن باتوں کو دیکھ اور سُن کر لوگ اُن پر لٹو ہو جاتے ہیں۔ اور اصل حقیقت پر غور نہیں کرتے۔ اس وقت ہمارے سامنے روس کی مسلمان خواتین کی چند ایک قراردادیں جو انہوں نے اپنی ترقی وبہبودی کے لئے حال ہی میں اپنی ایک کانگریس میں پاس کی ہیں۔ ان میں سے دو کا ہم یہاں بالخصوص تذکرہ کرنا چاہتے ہیں

۱۔ تعداد ازدواج کو موقوف کر دیا جائے۔

۲۔ شادی کے موقعہ پر مہر کا دینا منسوخ کیا جائے۔

۳

ہمیں اسباب کا رنج نہیں بلکہ خوشی ہے کہ روس کی مسلمان خواتین میدان حریت میں گامزن ہیں ہمیں یہ بھی خوشی ہے کہ اُنہوں نے اپنی جمعیت کو ایک خاص نظام سے وابستہ کر رکھا ہے اور اس ذریعہ سے ایک بہت ہی قلیل عرصہ میں بہت کچھ ترقی اُنہوں نے کی ہے لیکن یہ دیکھنا موجب افسوس ہے کہ اُنہوں نے اس حریت و ترقی سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر اسلام کے اُن پرحکمت قوانین پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا ہے۔ جو خود انہی کے لئے باعث رحمت وبرکت ہیں۔ کسی قوم یا جنس کی آزادی اسی حد تک لائق تحسین قرار دی جاسکتی ہے۔ جس حد تک اُس کے فائدہ کی امید ہو لیکن جس وقت اُس سے بجائے فائدہ کے نقصان کا احتمال ہو اس کو ہرگز ایک عمدہ چیز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہر چیز کی ایک خاص حد ہے اور وہ اپنی حد کے اندر ہی موجب خیروبرکت ہو سکتی ہے۔ حد سے نکل کر اس سے فائدہ نہیں۔ بلکہ نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔

ہندو مندر کے مسلمان پُجاری

الہ آباد کے ضلع میں کڑا نام کا ایک قصبہ ہے۔ وہاں ہندوؤں کا ایک سیتلا مندر ہے۔ جہاں کے پُجاری اور متولی مسلمان ہیں۔ اس مندر پر ہندوؤں کی طرف سے جو چڑھاوا چڑھتا ہے وہ تمام کا تمام ان مسلمان متولیوں کی جیب میں جاتا ہے۔ گوردوارہ تحریک سے ہندوؤں کی بھی آنکھیں کُھل ہیں اور انہیں افسوس ہونے لگا ہے۔ کہ ہم اب تک سوئے رہے ہیں۔ چنانچہ وہاں کے ہندوؤں نے تحریک شروع کی کہ اُس مندر کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکالا جائے۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ مقدمہ عدالت میں گیا۔ وہاں سے بھی ہندوؤں کے خلاف فیصلہ ہوا۔ یہاں تک کہ الہ آباد کی ہائیکورٹ نے بھی یہی قرار دیا کہ مندر پر مسلمانوں ہی کا قبضہ رہے۔

عہد کا رسول

رسول عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے بھیجا گیا۔ دینی اصطلاح میں وہ جس کو خدا نے اپنا پیغام دینے کے لئے بھیجا ہو۔ عہد کے رسول کے یہ معنے ہیں کہ جس کے بھیجنے کا خدا نے اپنے انبیا سے وعدہ کیا تھا۔ ملاکی نبی نے کوئی چار سو برس مسیح سے پیشتر یہ خبر دی کہ وہ خداوند جس کی تلاش میں تم ہو۔ ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئیگا۔ دیکھو وہ یقیناً آئیگا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ ملاکی ۳:۱۔

یہ ہمارا خداوند ہے جس کا پیشرو یوحنا رسول تھا اور اُس کے بارے میں بھی ملاکی اسی آیت میں خبر دیتا ہے۔ "دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا۔" جس کی تصدیق ہمارا خداوند کرتا ہے۔ متی ۱۱:۱۰ مرقس ۱:۲ و لوقا ۷:۲۷ ملاکی اس کو رسول نام دیتا ہے۔ اور اس نام کی تصدیق بھی ہمارا خداوند مذکورۃ الصدر آیات میں فرماتا ہے۔ اور یہ بھی کہ یوحنا رسول بھی اسی بات کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ جس کا میں پیشرو ہوں وہ مسیح خداوند ہے۔ متی ۳:۱۱-۱۲ یوحنا ۱:۲۶-۳۶ و یوحنا ۳:۲۸ اور مسیح نے یوحنا کی اس گواہی کی کہ یوحنا مسیح کا رسول اور پیشرو ہے تصدیق کی۔ لوقا ۲۰:۴-۵ و متی ۱۱:۱۰۔ پس ہمارا خداوند وہ ہے جس کو ملاکی عہد کا رسول کہتا ہے۔ یہ نام اور لقب اس سے پہلے عہد عتیق کی کسی کتاب میں نہیں آیا۔ ملاکی جو عہد عتیق کی کتابوں میں آخری نبی ہے اس نے اس نام اور لقب کو ظاہر کیا اور مسیح نے بھی اس نام اور لقب کو اختیار کیا اور دعوٰی کیا کہ میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں یعنے رسول ہوں اور اپنی رسالت کو اپنی تعلیم۔ معجزات اور اپنی زندگی سے ثابت کر کے دکھایا کہ میں وہی رسول ہوں جس کے بھیجنے کا خدا نے عہد کیا۔ جس کو ملاکی عہد کا رسول کہتا ہے۔ یوحنا ۳:۱۷ و ۱۳:۳ و ۱۷:۸ و ۱۸ و ۲۱ و ۲۵ یوحنا ۲:۱۰ و ۱۲:۴۳ و ۳۴ و ۱۰:۳۶ ذیل کی آیات بیان کرتی ہیں کہ خداوند مسیح وہ ہے جس کے بھیجنے کا خدا نے نبیوں سے عہد کیا تھا۔ پیدایش ۳:۱۵ و پیدایش ۱۲:۳ و ۱۸:۱۸ و ۲۲:۱۸ و ۲۶:۴ و ۴۹:۱۰ استثنا ۱۸:۱۵ و ۱۸ و ۱۹۔ یسعیاہ ۷:۱۴ و ۹:۶-۷ ۲ سیموئیل ۷:۱۱ و ۱۳ و ۱۶ و میکہ ۵:۲ ابراہیم اور داؤد سے قسم کھا کے وعدہ کیا کہ ابراہیم کی نسل اور داؤد کی نسل سے اس عہد کے رسول کو برپا کرونگا۔ پیدایش ۲۲:۱۶-۱۸ و ۲۶:۳-۴۔ ۱ تواریخ ۱۷:۱۱-۱۴ ۲ سیموئیل ۷:۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶۔ پس خداوند مسیح کا آنا یعنے جس کا عہد خدا نے نبیوں سے کیا لوقا ۱:۷۰ اور قسم کھا کے کیا۔ کیسا یقینی تھا۔ فی الحقیقت اس عہد کے رسول جو خدا کا بیٹا تھا بخشا جانا خدا کی بڑی بخشش تھی۔ جو انسان کو خدا دینے پر تھا اور وقت مقررہ پر دیدی۔ جیسا کہ رسول پولوس فرماتا ہے۔ اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟ جس نے اپنے بیٹے ہی سے دریغ نہ کیا۔ بلکہ ہم سب کی خاطر اسے حوالہ کر دیا۔ وہ اس کے ساتھ اور سب چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشیگا۔ رومیوں ۸:۳۱-۳۲ اس عہد کے رسول میں حکمت اور معرفت کے سارے خزانے چھپے ہوئے ہیں۔ کلسیوں ۲:۳۔ خدا کی بڑی خواہش ہے کہ اس دنیا کے گنہگار توبہ کر کے ایمان لا کر خدا کے بھیجے مسیح کو پہچانیں کلسیوں ۲:۲ اسی لئے خدا نے یقین دلانے کے لئے ابراہیم اور داؤد سے قسم کھائی کہ میں اس رسول کو یقیناً بھیجونگا۔ اس لئے ملاکی اس کو عہد کا رسول کہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیا مسیح کے دیکھنے کے مشتاق ہوئے اور اُس قسم اور عہد کو یاد رکھتے تھے جو ابراہیم۔ اضحاق اور یعقوب سے کیا گیا۔ زبور ۱۰۵:۹ و متی ۱۳:۱۷ و ۱ پطرس ۱:۱۰-۱۵ یوحنا ۸:۵۶

عہد عتیق میں عہد کا رسول۔ فرشتہ کی صورت میں کبھی کبھی اپنے لوگوں کو دکھائی دیا کرتا تھا اور ان کی رہنمائی اور مدد کیا کرتا تھا۔ یسعیاہ ۶۳:۹ و خروج ۱۴:۱۹ و ۲۳:۲۰-۲۳ اور خروج ۲۳:۲۱ میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس خاص فرشتہ میں میرا نام ہے۔ اور مسیح بھی فرماتا ہے کہ باپ مجھ میں اور میں باپ میں۔ یوحنا ۱۰:۳۸۔ پھر فرماتا ہے کہ میں اور باپ ایک ہیں۔ یوحنا ۱۰:۳۰ اور اس فرشتہ کا بائبل کے اور اور مقامات میں بھی ذکر ہے۔ جو ظاہر ہو کر غائب ہو جایا کرتا تھا۔ قاضیوں ۱۳:۲ و ۶:۲۱ ایک موقعہ پر اُس نے اپنا نام بھی بتایا۔ "میرا نام عجیب ہے۔" قاضیوں ۱۳:۱۸۔ جس جس نے اُس کو دیکھا۔ بولے کہ ہم نے خدا کو دیکھا۔ قاضیوں ۱۳:۲۲ و پیدایش ۳۲:۲۹ و ۱۶:۱۳ قاضیوں ۶:۲۲ اور بائبل کے مذکورہ بالا بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی یہ فرشتہ ظاہر ہوا۔ انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔ ان سب حوالجات سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ عہد کا رسول عجیب تھا اور اُس کا نام بھی عجیب ہے اور اُس کے کام بھی عجیب ہیں۔ اور وہ فرشتہ ہو کے انسانی شکل میں ظاہر ہوتا تھا اور غائب بھی ہو جایا کرتا تھا اور اُس کے کام ظاہر کرتے تھے کہ وہ انسان نہیں بلکہ صاحب الوہیت ہے۔ اور جن پر ظاہر ہوا اگرچہ وہ انسان کی شکل میں تھا۔ لیکن اُنہوں نے اُس کو خدا سمجھا۔ یہ سب بیانات ہمارے خداوند کی مجسم صورت میں پورے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یعنے ہمارا خداوند اپنی پیدایش۔ تعلیم معجزات۔ زندگی۔ موت۔ جی اُٹھنے۔ آسمان پر جانے۔ آج تک وہاں بے خور و نوش رہنے۔ پھر آنے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عدالت کرنے میں عجیب ثابت ہوتا ہے۔ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح عہد عتیق کا فرشتہ انسانی شکل میں ہو کر غائب ہو جایا کرتا تھا اسی طرح ہمارا خداوند بھی انسانی شکل میں ہو کر غائب ہو جایا کرتا تھا مسیح سے سات صدیاں پیشتر یسعیاہ بھی خبر دیتا ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا

بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب مشیر۔ خدای قادر ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا شہزادہ۔ اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت پر اور اُس کی مملکت پر آج سے لے کے ابد تک بندوبست کریگا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشیگا رب الافواج کی غیوری یہ کریگی۔ یسعیاہ ۹: ۶۔۷ یسعیاہ کو یہ عجوبہ نظر آیا۔ انسانی شکل میں خدای قادر۔ ابدیت کا باپ (یعنے ابدی) بے انتہا اور ابدی سلطنت کا مالک۔ عادل اور صادق بادشاہ اور خاص عجوبہ اُس نے اُس میں یہ دیکھا جس کی خبر اُس نے الہام سے دی کہ خداوند آپ تم کو ایک نشان دیگا۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوایل رکھیگی یسعیاہ ۷: ۱۴ یعنے کنواری سے بن انسانی باپ۔ روح القدس کی قدرت سے جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے پیدا ہوگا۔

جبرئیل مریم سے ان الفاظ میں مخاطب ہوا کہ روح القدس تجھ پر اُتریگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالیگی اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے۔ خدا کا بیٹا کہلائیگا۔ لوقا ۱: ۳۵ یہ سب ہمارے خداوند کی زندگی میں پورا ہوتا ہے اور اس کو ملاکی عہد کا رسول کہتا ہے اور ملاکی سے سینکڑوں برس پیشتر وہ فرشتہ کہلایا ہے۔ جیسے کہ حوالجات سے ظاہر ہوا مسیح کے مجسم ہونے کے دنوں میں جب تک کہ وہ دُنیا میں رہا یہ خاص فرشتہ کبھی دکھائی نہیں دیا۔ لیکن مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد رسولی زمانہ میں یہ فرشتہ پھر کبھی کبھی ظاہر ہوتا تھا۔ اعمال ۵: ۱۹ و ۸: ۲۶ و ۱۰: ۳ و ۱۱: ۱۳ و ۱۲: ۷ و ۱۳۰ و ۲۷: ۲۳

فرشتہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اصل میں فرستہ اسم مفعول فرستادن مصدر سے ہے اور فرستہ سین کو شین سے بدل لیا تو فرشتہ ہوگیا۔ معنے بھیجا ہوا اور فرشتہ ترجمہ ہے ملک کا اور ملک نکلا ہے الوکہ سے جس کے معنے ہیں بھیجنا (از برہان و رشیدی و جہانگیری و بہار عجم و سراج اللغات) اور رسول کے بھی یہی معنے ہیں جیسا کہ مذکور ہوا پس عہد عتیق کا فرشتہ جو عجیب تھا انسان اور خدا تھا اور غائب ہو جایا کرتا تھا اور اُس کے کام عجیب تھے اور وہ عہد عتیق کے ایمانداروں کا رہنما اور مددگار تھا۔ وہی ہے جو مسیح خداوند ہے مسیح خداوند بھی عجیب تھا۔ اُس کے کام عجیب تھے اُس کی پیدائش عجیب تھی۔ ایسا کہ کبھی کوئی انسان ایسا عجیب اور بے نظیر ہوا ہی نہیں۔ آدم کی پیدائش مرغی اور گھوڑے کی ابتدائی پیدائش کے موافق ہے۔ مرغی انڈے سے پیدا نہیں ہوئی اور نہ گھوڑا گھوڑے اور گھوڑی کے ملنے سے ہوا یہ تو اُس مخلوقات کی پیدائش تھی جس میں آدم اور حوا بھی شامل تھے۔ اس کے سوا اور کوئی راہ نظر نہیں آتی جس سے خدا ابتدائی نر و مادہ کو پیدا کرتا۔ حوا کی پیدائش اور جانداروں کی پیدائش سے فرق رکھتی ہے اس میں بھی خدا کا بھید تھا۔ وہ آدم کی پسلی سے نکالی گئی تاکہ آدم اُس کو اپنا ساتھی سمجھے اور اس کی قدر کرے وہ اُس کے پاؤں سے نہیں نکالی گئی تاکہ وہ اُس کو غلام سمجھے اور نہ اُس کے سر سے نکالی گئی تاکہ وہ اُس کی حاکم بن بیٹھے۔ بلکہ خدا نے اُس کی پسلی سے نکالا تاکہ وہ اُس کی ساتھی بن سکے اور اُس کی مددگار ہو بہ نسبت دیگر جانداروں۔ آدم اور حوا کی پیدائش میں بیشک خدا کی عجیب قدرت نظر آتی ہے۔ لیکن کسی قسم کی بے نظیری نہیں۔ کیونکہ خدا قادر مطلق تھا۔ اور اُس نے کسی نہ کسی طرح سے ابتدائی پیدائش کو چلانا تھا۔ اُس کے بعد خدا نے نر و مادہ کے پیدا کرنے کے بعد قانون مقرر کر دیا کہ جوڑے سے پیدائش کرے۔ باوجود اس سب کے مسیح کی پیدائش عجیب اور بے نظیر ہوئی اور اس کی پیدائش کوئی فسانہ نہیں کہ ہم اُس پر یقین نہ کریں۔ خداوند مسیح تواریخی شخص تھا اور اس کی پیدائش بھی تواریخی ہے اور وہ خدا اور انسان تھا اور اپنے لوگوں کا رہنما فرشتہ۔ یعنے رسول عہد کا رسول تھا چونکہ عہد عتیق کا فرشتہ عہد عتیق میں ظاہر ہوا مسیح کے مجسم ہونے کے دنوں میں وہ ظاہر نہیں ہوا۔ اس لئے کہ وہ مسیح خود تھا۔ اور مجسم ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال یوحنا ۱: ۱۴۔ لیکن مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد رسولوں کے زمانہ میں وہ بار فرشتہ کی صورت میں پھر دکھائی دیا کرتا تھا۔ یہ اس بات کا حقیقی ثبوت ہے کہ عہد عتیق کا فرشتہ اور رسولی زمانہ کا فرشتہ اور مسیح مجسم خود۔ یہ ایک ہی شخص تھا۔ وہ ہر زمانہ میں اپنے لوگوں کا رہنما ہے۔ آجکل وہ اپنی روح کے وسیلے ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ مسیح آج اور کل اور ابد تک یکساں ہے اور زمانہ کے آخر تک ہمارے ساتھ ہے جیسا کہ اُس نے آسمان پر جاتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں زمانہ کے آخر ہونے تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں متی ۲۸: ۲۰ +

عہد کے رسول کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئیگا۔ دیکھو وہ یقیناً آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ ملاکی ۳: ۱ ہیکل میں ناگہاں آئیگا۔ خداوند مسیح پیدائش کے بعد ہیکل میں لایا گیا لوقا ۲: ۲۲ +

اور برابر ہر سال عید فسح کے موقعہ پر یوسف اور مریم یروشلم کی ہیکل میں اُس کو لیجایا کرتے تھے۔ لوقا ۲: ۴۱ اور بارہ برس کی عمر میں ہیکل کے اُستادوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا پایا گیا۔ لوقا ۲: ۴۶ بڑا ہو کر مدعی نبوت ہو کر تیس برس کی عمر کے بعد ساڑھے تین برس برابر ہیکل میں تعلیم دیتا پھرا لوقا ۳: ۲۳ و ۲۰: ۱ و

۹: ۴۷ - متی ۲۶: ۵۵ و یوحنا ۸: ۲) تعجب اس میں ہو کہ مسیح کے دنوں میں ہیکل بالکل سلامت پائی گئی - بابل کی اسیری سے واپس آنے کے بعد جو ہیکل تعمیر ہوئی مسیح کے زمانہ تک کسی دشمن نے جرات نہ کی کہ اس کو برباد کرے حالانکہ یہودیوں کے دشمن چاروں طرف منڈلاتے پھرتے تھے اُس کے برباد ہونے کا وقت نزدیک تھا۔ لیکن جب تک مسیح پیدا ہو کر آسمان تک نہیں گیا وہ سلامت رہی ۔ اور مسیح شب و روز اُس میں یہودیوں کو تعلیم دیتا پھرا جیسا کہ انجیلی آیات سے ہویدا ہُوا - چونکہ یہودیوں نے اور اُن کے بڑے اُستادوں ۔ فقیہوں اور فریسیوں اور ربیوں اور سردار کاہنوں نے سنگ دلی اور بے ایمانی دکھلائی اور عہد کے رسول اپنے خداوند اور نجات دینے والے کو حقیر جانا۔

شکریہ تعزیت

رات دِن زیرِ زمیں لوگ چلے جاتے ہیں
نہیں معلوم تہِ خاک تماشا کیا ہے

بندے کا لختِ جگر چارلس ولیمس جو مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۲ء کی دوپہر کو بالکل تندرستی کی حالت میں بازار سے واپس آیا اور ایک گھنٹے کے بعد بندے نے اُس کو ایک مسیحی کو بلانے بھیجا جس کا مکان صرف ۴ - ۵ منٹ کی راہ کے فاصلہ پر تھا مگر جب ۴۵ منٹ گذر گئے تو اُس کے بڑے بھائی جیکس ولیمس کو روانہ کیا کہ وجہ تاخیر معلوم کرے وہ بیچارہ اگریہ وزاری کرتا ہوا اُٹھا اور کہا پاپا چارلس تو سرد ہو گیا - جس کا مفصل حال مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۲ء کے نور افشاں میں بعنوان "راولپنڈی میں حیرت انگیز اموات" شائع ہو چکا ہے۔ اس بچہ کی عمر سترہ سال - آٹھ ماہ اور ۲۸ دن کی تھی۔

دیگر بندہ کی بیٹی ربقہ ولیمس جو چند ماہ سے بیمار تھی - جس کے بستر کے قریب بیٹھے ہوئے بندہ نے اپنے لختِ جگر کو بھیجا تھا۔ گمان غالب ہے کہ وہ اپنے خیالوں میں یہ سمجھا ہوگا کہ میری ہمشیرہ چند منٹ کی مہمان ہے اس باعث پاپا نے اس شخص کو طلب کیا ہے - وہ اپنے اِن غم آلودہ اور مفارقت کے خیالوں کا مقابلہ نہ کر سکا ۔ اور اس کا دل حرکت کرنے سے رہ گیا چنانچہ سننے میں آیا ہے کہ وہ چلتے چلتے بیٹھ گیا اور پھر بغیر ایک لفظ بولے لیٹ گیا اور جاں بحق ہُوا ۔ سو جب اُس کی لاش مکان پر لائی گئی ایک اَنبوہ ساتھ تھا - اس مریضہ بچی نے دریافت کیا - کیا ہُوا؟ بندہ اور اس کی والدہ نے کوئی جواب نہ دیا مگر ہجوم میں سے کسی نے کہا تیرا بھائی چارلس فوت ہو گیا - یہ سنتے ہی اُس نے ایک حسرت بھری نگاہ سے باہر کو دیکھا اور آنکھ بند کر لی ۔ جو امید ہے قیامت کے روز کھولیگی - اس بچی کی عمر بندرہ سال - چار ماہ اور ۷ دن کی تھی جو مسیح میں سو گئی ۔

چونکہ ہم عدم فرصتی کے باعث اکثروں کا شکریہ ادا نہ کر سکے - لہٰذا اُن اصحاب کے دل سے مشکور ہیں جنہوں نے بذریعہ دعا - تار خط - اخبار اور زبانی ہماری غمگساری اور دلجوئی فرمائی ہے۔

ان سب میں سے ہماری تسلی کا موجب ایک واقعہ ہے جو ایک مہربان نے ارشاد کیا - کہ لارڈ بشپ میتھیو صاحب پانچ کنواریوں کی تمثیل پر وعظ کرتے ہوئے جب اس جملے پر پہنچے جہاں مرقوم ہے (متی ۲۵: ۱۰) "اور جو تیار تھیں وہ اُس کے ساتھ شادی میں چلی گئیں اور دروازہ بند کیا گیا" کہہ کر پلپٹ پر خاموش کھڑے کے کھڑے رہ گئے - گویا خود کی طرح وہ بھی ساتھ ساتھ چلتے ہوئے غائب ہو گئے - بس اس بچہ کی موت بھی ایسی ہی اچانک ہوئی جسکو ہارٹ فیلیر کہا جاتا ہے - خادم نظر باز بعشر انجیل ہوم مشن راولپنڈی شہر

ہم کو بہت افسوس ہو کہ نور افشاں کے ایک پرانے خیر خواہ دعا گو مولوی چراغ الدین صاحب لدھیانوی اس دارِ ناپائیدار سے رحلت فرما گئے

خبردار - خبردار

ایک آدمی بنام چارلی - اُس کا رنگ گندمی - اُس کے منہ پر کچھ پھنسیوں کے داغ - ناک بھی - دانت کچھ کچھ باہر کی طرف نکلے ہوئے - دانتوں کا رنگ لال بوجہ پان کھانے کے - قد میانہ اور پتلا - اُس کے سر پر اونچی سیاہ بالوں کی ٹوپی - کوٹ زردی مائل - پاجامہ سفید کھلا - اُس پر پان کے داغ ہیں اور پاؤں میں سیاہ بوٹ پہنے ہوئے یہ اُس کا حُلیہ ہے ۔ اُس کو ہم نے دو وقت روٹی بڑی اچھی کھلائی اور کرایہ مسٹر سٹیفن صاحب نے انبالہ تک کا دیا - شام کو جاتا ہُوا ہمارے دو کمبل قیمت تقریباً تیس روپیہ تھی - لے گیا - کمبل مسیح چرن دھگت رام کے ہیں - کمبلوں کا رنگ خاکی - ایک سفید اور اُس میں خاکی اور کالی دھاریاں ہیں - اگر کسی صاحب کو ملے تو اُس کا دھوکا نہ کھائے - اور ہم کو اطلاع دیں بڑی مہربانی ہوگی - الراقم - بھگت رام عقیدہ جیکل سینٹر نیچو

تندرستی کا راز

عزیزو انسانی تندرستی کے لئے دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے - صالح غذا اور اپنے جسم کو گندگی سے پاک و صاف رکھنا پس اگر آپ اپنے جسم اور کپڑوں کو صاف ستھرا رکھ کر بیماریوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو مشہور "عرب سوپ فیکٹری" واقع جلگاؤں (مشرقی خاندیش) کا ہر قسم کا اعلیٰ جو کہ سستا اور پاک "بار سوپ" (واشنگ سوپ) غسل سنلائٹ، وِنڈسر سوپ - ہنی سوپ - لقل پیر سوپ ہلکا اور بھاری استعمال کیجئے - تاجروں کے لئے خاص رعایت ہے - بذریعہ خط و کتابت نرخ دریافت کیجئے۔

ملا رحمت علی ملا مالو بھائی رنگ والہ
بیرسیہ ریاست بھوپال



۱۲- صحیفۂ الداد و مداد	۱۵- وثائقِ بطاریق ثلثہ
۱۳- مکاشفۂ الیاس۔	۱۶- القایاتِ نبیات
۱۴- وثیقۂ آیوب	۱۷- القایاتِ ہشتاسپ

د- حکمیات
نقادۂ الآباء

دیگر مساتیرِ متعلقہ عہدِ عتیق کی فہرست دینے کے بعد اب ہم ان تحریرات کی تفصیل جداگانہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس مضمون میں کہیں اور بھی اشارہ کیا جا چکا ہے کسی تحریر کے متعلق زیادہ حالات بیان کئے جائینگے اور کسی کے متعلق کم۔

ا- **تواریخ**- تاریخ یحیٰی ہرقانوس۔ کا حوالہ مکابیوں کی پہلی کتاب ۱۶: ۲۳-۲۴ میں پایا جاتا ہے۔ لیکن باوجود تلاش کرنے کے اس کتاب کا کہیں پتہ نہ لگ سکا۔ غالباً اس کی اشاعت قدیم زمانہ ہی میں بند ہوگئی تھی۔ کیونکہ یوسفس اس کے وجود سے بالکل ناواقف معلوم ہوتا ہے

ب- **اساطیر**- ا- کتاب یوبل۔ ہرقانوس ۱۳۵ سنہ ق م میں سردار کاہن ہوا اور ۱۰۶ سنہ ق م میں فریسیوں سے اُس کا جھگڑا ہُوا۔ یہ کتاب کسی فریسی کی تصنیف ہے۔ اور زمانہ مذکور کی لکھی ہوئی ہے۔ اصل کتاب عبرانی میں تصنیف ہوئی۔ پھر یونانی میں ترجمہ ہُوا۔ اور یونانی ترجمہ سے لاطینی وغیرہ میں ترجمہ ہُوا۔ مصنف نے کتاب پیدائش اور خروج کے چند ابواب کا بیان اپنے مذہبی خیالات و عقائدِ مخصوصہ کے رنگ میں کیا ہے۔ تحریر کا مدعا یہ ہے کہ گو شریعت قدیم زمانہ میں ملی۔ مگر زمانہ کی قید سے بری ہے۔ مسیح موعود بہت جلد آنے والا ہے اور وہ یہوداہ کے قبیلہ سے نہیں بلکہ لاوی کے قبیلہ سے ہوگا۔ اس کی آمد پر کل عالم کے اخلاق سُدھر جائینگے۔ اور فطرتِ عالم خود رفتہ رفتہ بدل جائیگی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مکابیوں کے زمانہ کے بہترین عہد کی تصنیف ہے۔ جبکہ یہود کی امید عروج پر تھیں۔ خاندان مکابی قبیلہ لاوی سے تھا۔

۲- تواریخ یرمیاہ۔ یا ملفوظاتِ باقیہ باروخ۔ اس کتاب کے نسخے یونانی اور حبشی اور ارمنی وغیرہ زبانوں میں ملتے ہیں۔ کلیسیائی حبش میں یہ دو ناموں سے مشہور ہے۔ یعنی ملفوظاتِ باقیۂ باروخ اور ملفوظاتِ باقیۂ یرمیاہ۔ لیکن یونانی اور ارمنی نسخوں میں اُس کا نام تواریخ یرمیاہ ہے۔ حقیقتہً یہ ایک افسانہ ہے۔ اس کا مضمون قریب قریب وہی ہے جو کہ مکاشفۂ باروخ بزبان سُریانی کا ہے اور وہ مختصراً اس طرح پر ہے کہ خالدیوں کے قبضہ کر لینے سے پیشتر عبادت کے ظروف ہیکل سے علیحدہ کر لئے گئے تھے۔ یرمیاہ نبی یہودی اسیروں کے ہمراہ بابل کو چلے گئے اور باروخ یروشلم میں باقی لوگوں کے ساتھ رہ گیا۔ چھیاسٹھ سال کے بعد نبیٔ مذکور اپنے ساتھ یہود کو یروشلم واپس لائے۔ اس کے بعد یرمیاہ نبی کی ایک رویا درج ہے جو کسی مسیحی کی تصنیف ہے۔ کتاب مذکور کسی یہودی کی لکھی ہوئی ہے جس کی نظرثانی بعد میں کسی مسیحی نے کی ہے۔ (باقی دارد)

عابد مسیح

بحرِ ہستی بجز سراب نہیں
چشمۂ زندگی میں آب نہیں

نہایت رنج و افسوس اور اندوہ و ملال کے ساتھ اس خبر وحشت اثر کو بنظر آگاہی ناظرین نورافشان حیطۂ تحریر میں لاتا ہوں کہ عالیجناب مستغنی الالقاب علامۂ عصر فہامۂ دہر مولٰنا مولوی نصیر الدین صاحب نصیر مدظلہ کا ہمشیرزادہ مسمی ڈانلڈ لیفرای ڈیوڈ بتاریخ ۴ دسمبر ۱۹۲۲ء بعمر ۱۸ سال اس دہر ناپائیدار سے دار البقا کی طرف کوچ کر گیا اور پس ماندگان کو داغِ حسرت دے گیا ؎

اے دریغا اے دریغا اے دریغ
کانچنیں ماہے نہاں شد زیر میغ

مرحوم انٹرنس کا امتحان پاس کر کے کالج میں داخل ہوتے ہی بیمار ہو گیا تھا۔ کچھ عرصہ تک دہلی میں علاج معالجہ کیا گیا۔ اور بعد ازاں اجمیر سیناٹوریم میں بغرض علاج بھیجا گیا۔ مگر جب آرام کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو اُن کے معزز چچا صاحب اپنے پاس رانچی لے گئے۔ وہاں پر بھی علاج و معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ مگر مرض الموت کا کیا علاج۔ آخرکار یہ ماہ رانچی کے اُفق میں غروب ہو گیا۔ افسوس صد افسوس۔

مولٰنا مولوی نصیر الدین صاحب کو تھوڑے سے عرصہ میں تین سخت جانکاہ حادثوں سے دوچار ہونا پڑا ہے

(۱) ۱۹۲۰ء میں آپ کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ مسز ڈیوڈ محی الدین صاحبہ بعمر ۴۰ سال رحلت فرما گئیں۔ وہ اپنی نشانی تین بچے چھوڑ گئی تھیں۔ ان کے بڑے فرزند مسمی جارج السٹ ڈیوڈ ہیں جو کہ اس وقت بفضلِ خداوند ایف۔ اے کلاس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(۲) اور اُن سے چھوٹے صاحبزادے ارنسٹ رایٹ ڈیوڈ نے عین عالمِ شباب میں بعمر بیست سال ماہ جون ۱۹۲۱ء میں انتقال کیا اور افسوس صد افسوس کہ

(۳) اب ۴ دسمبر ۱۹۲۲ء کو ڈانلڈ لیفرای ڈیوڈ بھی اس جہانِ فانی سے عالمِ بقا کو کوچ کر گیا۔ اور اپنے عزیزوں اور لواحقوں کو داغِ مفارقت دے گیا۔ گویا ان کو تین عزیزوں کی موت یکے بعد دیگرے دیکھنی پڑی۔ وائے افسوس کہ ان پے در پے حوادث کی وجہ سے آپ کا چھوٹا سا گلزار خوش و خرم خاندان تباہ ہو گیا۔ اب آپ کی ہمشیرہ مرحومہ کی صرف ایک نشانی باقی رہ گئی ہے۔ دعا ہے کہ خداوند آسمانی باپ اُسے اپنے خاص رحم اور فضل سے زندہ و سلامت رکھے۔

ہم اس وقت مولٰنا صاحب موصوف کے ساتھ اس حادثۂ جانکاہ و روح فرسا کے پیش آنے پر سچی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور خدا سے خاص طور سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خداوند جو دلی اطمینان کا سرچشمہ ہے مولٰنا صاحب اور اُن کے خاندان اور مرحوموں کے پسماندگان کو صبرِ جمیل

ضرورت ۴/۴

اگر کسی انڈسٹریل سکول میں کارپنٹر ٹیچر کی ضرورت ہے تو خبر دیں۔ کانپور سکول میں کام سیکھا ہے۔ اور میو سکول آف آرٹ لاہور کا سند یافتہ ہے اور ڈرائنگ بھی جانتا ہے اور بہت ہوشیار ہو۔ اور اس کی بیوی نے ٹرینڈ الف نرسنگ لاہور کالج سے پاس کیا ہے۔ اگر اس کی بھی ضرورت ہو تو خبر دیں۔ خط وکتابت اُنہیں سے کریں تپہ (ماسٹر پی ٹی ڈی لارنس ایس پی جی مشن گوڑگاؤں) ہونی چاہئے۔

المشتہر

پادری سمر سنگھ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن
گوڑگاؤں۔

برنگ ہائی سکول ٹبالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر

پرنسپل برنگ ہائی سکول
ٹبالہ ضلع گورداسپور

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداراں ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے۔ نمونے کا پرچہ پادری سی ایچ بنیڈی بی۔ ایس سی ایڈیٹر و مینجر مخزن مسیحی فتح گڈھ یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودھیانہ

اردو کی پہلی کتاب	۲ر	رومن پنجابی پرائمر	۱مر
اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	تیوہار۔ اسلام میں مسیح	۱مر
صحت جسمی اور تربیت	۱ر	ینابیع القرآن	۳ر
مسئلہ التخلیق	۶ر	ویدوں کی اصل	۳ر
صراط المستقیم	۸ر	دو سوال	۳ر

مینجر کرسچن بک سٹور لودیانہ

دستور العمل نورافشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر ۸ر
غیر ممالک سے للعہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا ¼ حصہ	ھہ	۱۲	۲۲
چوتھائی کالم	۱۲	۲۲	۴۰
نصف کالم	۲۲	۴۰	۷۰
پورا کالم	۴۰	۷۰	۱۰۰
پورا صفحہ	۱۰۰	۱۵۰	۳۰۰

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲ لیکن کسی اشتہار کے لئے ۶ سے کم نہ لیا جائیگا

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے

کلاس فیس سرکاری کا ¾ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جرکشا ماعہ سے ماللہ تک کردکونول عہ سے صعہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

مژدہ

مینیجر نورافشان کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار بنا کر اُس کا پتہ مینیجر کے دفتر میں بھیجدے اور اُس کے نام پر کم از کم ایک سال کے لئے نورافشان جاری کرا دے اُس کو ایک ماہ تک اخبار مفت دیا جائیگا +

المشتہر

مینیجر نورافشان

نورافشان کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔۔

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نورافشان ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائیٹر چھپا +